© rasailojaraid.com

ان المراۃ والسباحۃ والسندی + فی تتبۃ حضرت علی ابن الحشرج

(نمبر ۵) سلف مذکر ہے اسکا فعل مونث اس میں یہہ قابل ہے کہ
سلف جمع یا اسم جمع ہے اس لئے اسکے فعل کا مونث ہونا چنداں
محذور نہیں ہے باقی مسامحات کا بھی اگرچہ بارتکاب تکلفات
باردہ جواب ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اخفش کے نزدیک ہر بندا کی
خبر میں "لانی" درست ہے لیکن تاہم یہ جوابات ملا صاحب
کی عبارات کو خراسانی یا افغانی ہونے سے نہیں نکال
سکتے کسی عبارت کا اصل قواعد کی رو سے صحیح
ہونا اور بات ہے اور فصیح و سنجیدہ ہونا اور بات۔
وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم والطول
القدیم ھذا اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ط

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علیگڈھ میں قیامت
اور
اس کی علامت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ قیامت کب آویگی
تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

عن ابی ھریرۃ بینما النبی صلی اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وسلم یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ فقال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ (بخاری صـ ۲)

جب امانت ضائع ہوگی پھر اس نے سوال کیا کہ امانت کیونکر ضائع ہوگی تو آپ نے فرمایا جب کوئی کام ایسے شخص کے سپرد ہو جو اس کام کا اہل نہ ہو تو قیامت کا منتظر رہ۔

ایک حدیث میں آیا ہے علم اُٹھایا جانا جہل بڑھ جانا قیامت کی علامت ہے۔ ایک اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب کسی قوم کے سردار ایسے لوگ ہونگے جو اطاعت شریعت سے خارج ہونگے۔ اور اُن کے (امور دین اور دنیا کے) کفیل وہ لوگ بن جائیں گے جو اس کفالت کا حوصلہ نہ رکھیں گے تو علامات قیامت خسف مسخ وغیرہ کا سلسلہ شروع ہوگا +

ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل (بخاری مسلم) اذا ساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم فانتقبوا عند ذلک خسفا ومسخا وآیات تتتابع (ترمذی)

ان احادیث کا مضمون عرصہ دراز سے صادق و ظاہر ہو رہا ہے اور اس وقت اس کے مصداق وہ لوگ ہیں جو ایسے کاموں کے اہتمام کے درپے ہیں جن کے وہ اہل نہیں ہیں۔ مثلاً نماز کی ترغیب اور اسکی تحریض وہ لوگ کرتے ہیں جو خود نماز* نہیں پڑھتے۔ کبھی کمیٹی یا لکچر کے دن ہنر

* لاہور میں ایک صاحب نے فوائد نماز کے متعلق بڑے زور و شور کا لکچر دیا۔ مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضرت خود نماز نہیں پڑھتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پینا کر پڑھ لیتے ہیں تو وہ اس کو ضروری و لازمی نہیں سمجھتے اور ترک کے
ملزم رہتے ہیں۔ (۲) ممانعت استعمال شراب کے
وہ لوگ درپے ہیں اور اس ممانعت کے لئے کمیٹیاں قائم کرتے
اور اس میں زور و شور کا لکچر دیتے ہیں جو خود شراب
پینا نہیں چھوڑتے۔ (۳) ہمدردی قومی و معاونت اسلامی
کے وہ مدعی و منتظم ہیں جن میں ہمدردی کی بو تک نہیں۔
(۴) اصول اسلام کی حمایت اور ضرر مخالفین اسلام سے
ان کی صیانت کے متکفل وہ لوگ بننا چاہتے ہیں جو اتنا نہیں
جانتے کہ اسلام کے اصول کیا ہیں اور اسلام کس چیز کا نام ہے
انہیں حضرات میں سے ہمارے [illegible] نوجوان
سرسید احمد خان کی پارٹی ہے۔ جنہوں نے اس عظیم الشان
کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ اصول مسائل اسلام کی حمایت
کریں اور مغربی (انگریزی) علوم (سائنس وغیرہ)
کے حملوں سے ان کو بچائیں۔ اس داعیہ و ارادے کا اظہار
انہوں نے اس اشتہار میں کیا ہے جو علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ
میں شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ نجم الاخبار اٹاوہ کے ایک
شہروالی نامہ نگار نے اپنے مضمون میں نقل کرکے یہ ثابت کر
دکھایا ہے کہ یہ پارٹی اس کام کے اہتمام کی اہل نہیں ہے۔
ذیل میں نجم الاخبار سے وہ مضمون نقل کرکے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا اہتمام
اس پارٹی کے سپرد ہونا وہی علامت قیامت ہے جس کا ذکر احادیث مذکورہ بالا میں ہو چکا ہے
وہ مضمون یہ ہے۔

جن میں یہ شئے ادبیت میں نوجوان ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابراہیم ... سیالکوٹ

سر سید کا مضمون الہامی

(ماخوذ از نجم الاخبار اٹاوہ)

سر سید احمد خان بہادر نے پہر مذہب اسلام کی طرف توجہ کی ہے۔ اور افسوس! سخت افسوس!! نہایت سخت افسوس!!! کی بات ہے کہ انہون نے وہی اپنی پرانی روش اختیار کی ہے جسکی بارہا شکایت کیگئی ہے۔ اور جہانتک غور کیا جاے اُسکا مآل غالبًا یہہ سوچا گیا ہے کہ مذہب اسلام کا سلسلہ درہم برہم ہوجاے۔ سر سید کو قوم کے واسطے بہیک مانگتے ہوے دیکہا گذشتہ نمایش مین ہیٹر کی اسٹیج (چبوترہ) پر ایکٹ (تماشا) کرتے ہمنے دیکہا۔ لیکن حیف حیف والاہمتی کی نرمی اور عاجزی کا برتاو اُنہون نے مسلمانون سے اس پہلو پر کیا اتنی بلکہ اوس سے دس حصّہ زیادہ درشتی اور سختی مذہبی پہلو پر مسلمانون سے اُنہون نے برتی۔ اُنہون نے قرآن کی تفسیر لکہی اُسمین اسلاف پر قہقہ لگاے اور مسلمانون کے دلون کو دکہایا تفسیر مین جب تک تمام عقائد اسلام کی تخریب بزعم خود نہین کر لی اوسوقت تک اونکی قلم کی جنبش اور قلب کا جوش نہ تہما جب تک کوہ طور کو آتش فشان نہین کہہ لیا اوسوقت تک انکو چین نہین آیا اور جبتک ملائکہ اور وحی کی نفی نہین کرلی اُسوقت تک اونکو کسیطرح تسلی نہین ہوئی۔ جب مسا[illegible]ن حملون اور صدمون سے تنگ آگئے تو اُن بیچارون سے جو ہوسکا اُنہون نے کیا کفر کے فتوے لکہے۔ اونکی تفسیر کی تردید کی ان کے تدابیر مین مخل ہوے لیکن سید صاحب نے اس پر ذرہ برابر توجہ نہین کی اور انکی سختی کا تہرمامیٹر دگر یون (درجون) چڑہتا چلا گیا۔ سید صاحب اور انکے فالوورز (پیرو) جو چاہین سو کہین مگر اسمین کچہ شک نہین کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر سید صاحب مین یہ مذہبی تعصب نہوتا تو آج اونکی تعلیمی کوششین بدرجہا
زیادہ سرسبز ہوئی ہوتین اسکا ثبوت اُس کامیابی سے ہوتا ہے جو سید کو نیشنل
کانگریس کے مقابلہ مین ہوئی جو بات اسبارہ مین اُن کی زبان سے نکلی اسکو تمام
ہندوستان کے مسلمانون نے سنا عام اس سے کہ وہ سید صاحب کے پہلے حامی تھے یا مخالف
اور پھر اپنی زبان سے کہا کسی شہر کی اینٹی کانگریس کے جلسہ کی روئداد لے لیجئے -
اور اسکو پڑہیے اُس شہر کے مقدس علما سرسید کی تائید کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین
کہ ہماری بھی اسبارہ مین وہی رائے ہے جو سرسید کی ہے - اس تقریر کو دیکہکر ہم کیونکر
مان لین گے کہ اگر مذہب کے درپے سید صاحب نہو گئے ہوتے تو تمام اُنکی تعلیمی کوششون کے
ہوا خواہ عام مسلمان نہین ہوتے - اس امر کو سرسید خوب سمجھتے ہین مگر اُن کی عادات
اپنے خیال کو نہین چھوڑنے دیتی - تاریخی شہادت سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ جو لوگ
اپنی اولوالعزمی سے ایسے امور مین کامیاب ہوتے ہین تو بعد کامیابی اُنکی اولوالعزمی
ضد سے بدل گئی ہے - کرامویل اور نپولین کے لائف پڑہو اور دیکہو کیا ہوا جس
جمہوری اقتدار کی سعی اُنہون نے کی اور جب عرق ریزی بلکہ خونریزی کے بعد
وہ شخصی اقتدار کم ہوا تو وہ خود مقتدر بن بیٹھے - یہی حال کچھ سید صاحب کی سختیون کا
ہے تفسیر تو غالباً اب نہ لکہی جائیگی اسکی وجہ سمجھنے والے سمجھتے ہین مگر ہان وہ سختی ارا
اور پیرائیون مین ظاہر ہوتی ہے - مدرسۃ العلوم مین مذہبی تعلیم کا سرگرمی سے اہتمام
ہرگز نہوتا اور دفع الوقتی کے ہی ایسے اشتہار مشتہر ہوتے جس پر ہم بحث کرنا نہین
چاہتے ہین - لیکن

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش — من انداز قدت را می شناسم

۱۰ اپریل کے انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اشتہار چھپا ہے "مضمون ذیل پر
جو صاحب الیسے [illegible] (جواب مضمون) لکھینگے اُن کو دو سو روپیہ کا انعام دیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائیگا مضمون یہہ ہے "اکثر لوگون کی راے مین یہہ امر مسلم ہے کہ یورپین علوم و فنون کی تعلیم عقائد اسلام سے برگشتگی پیدا کرتی ہے۔ اور ان کی راے مین اسکا علاج ان علوم کی ساتھہ اپنے درجہ کی دینی علوم کی تعلیم دینا ہے اگر یہہ راے صحیح ہے تو یورپین علوم و فنون کے ان مسائل کا اور انکے دلائل جو اس برگشتگی کے باعث ہین بیان کرنی چاہئین۔ اور ان کتب وغیرہ اور ان کے مقامات کا نشان دینا ضرور ہے جن کی تعلیم مین داخل کرنے سے اس برگشتگی کی روک ہو سکے مع اس بیان کے کہ کس وجہ سے وہ کتابین اور وہ مقامات اسکی روک ہو سکینگی اور اگر یہہ راے صحیح نہین ہے تو جہانتک تفصیل اور دلیل سے اس کی عدم صحت کا بیان ہو سکے بیان کیا جاے"

اس وقت ہم نے اس قصد سے قلم نہین اٹھایا ہے کہ اس مضمون کا جواب مضمون کچھہ لکھین اسکا جواب اس وقت کچھہ لکھنا قبل از وقت ہوگا۔ ہم صرف یہہ دیکھنا چاہتے ہین کہ آیا کوئی مسلمان اس مضمون پر محققانہ ایسے (جواب مضمون) لکھہ سکتا ہے یا نہین:

مسلمانون کا انگلش ہائی ایجوکیشن مین جو رتبہ ہے ظاہر ہے اور جسقدر ہم مین اعلی تعلیم یافتہ ہین وہ ظاہر ہین اگر دو چار یا دس پانچ تعلیم یافتہ کہے جا سکتے ہین تو بے دیگر صرف اس وجہ سے کہ بعض نے بی۔ اے کی اور بعض نے شاذ و نادر (والشاذ کالمعدوم) ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے کالج سے نکلنے کے بعد سیر کتب (اور یہی ایک ذریعہ ہے مسائل علوم پر عبور حاصل کرنے اور عملی نظر کو فراخ بنانے کا) کی کما حقہ نوبت ہر ایک کو بہی شاذ ہی ہوگی کیونکہ اول تو اصل خیر سے مسلمانون کو پاس ہونے کے ذوق ہوتے اور جو ڈگری لے چکے ہین وہ فکر معاش مین ایسے محو ہین کہ جو کچھہ پڑہا ہے اگر وہ بھی یاد رکہین تو غنیمت ہے۔۔ ان لوگون کی نسبت یہہ گمان کرنا کہ ان کو تمام یورپین آرٹ اور سائینس پر عبور ہو گیا اور وہ اس کے عالم بن گئے ہین نہین سمجھتا کہ کیونکر صحیح ہوگا۔ بعض جلیل القدر علوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یورپ کی جیسے راشمر انومی) اعلیٰ تعلیم تو ہندوستان مین ہوتے ہی نہین ہین جب ان لوگون کو تمام علوم و فنون یورپ پر عبور نہین تو ان کے مسائل کی نسبت یہ حَکَم (فیصلہ) کرنا ان سے کیونکر ممکن ہوگا کہ فلان سائینس کا مسئلہ فلان عقیدہ اسلام کے خلاف ہے۔ اس تصفیہ کیواسطے تو اس امر کی ضرورت ہے کہ جج یا فیصلہ کرنے والا اعلیٰ علوم یورپ اور اعلیٰ علوم دینیہ سے واقف ہو اور ہم باواز بلند پوچھتے ہین کہ دکن سے لیکر پنجاب تک اور بنگالہ سے بمبئی تک کون سا مسلمان ہے جس نے ان دونو دریاے ذخار کو طے کیا ہو جواب یقینی یہہ ہے کہ کوئی نہین ہمارے ہم مذہب گراجویٹ (انگریزی تعلیم یافتون) کیجہالت اور وسعت نظر یوروپین آرٹ اور سائینس کی نسبت جو کچھ ہو لیکن ان لوگون نے جو علم پڑہا ہو تو بالکل نہین ہے جو کچھ ہے سنا سنایا۔ یہہ تمام بحث اس پہلو پر ہے کہ ہماری ہمقوم انگریزی تعلیم یافتہ لوگون مین سے کوئی ہمدرد اس اشتہار پر توجہ کرے ورنہ اون سے ایسی توجہ کی بہت کم امید ہے۔

اب متوسط درجہ کی بے چین طبیعتین اور پر زور قلم جب اشتہار کی شق اول پر مجال سخن نہ دیکھین گے تو لامحالہ اس کے شق ثانی پر جھکین گے اور جہانتک انکی دماغی قوت اور قلم کی طاقت کام دیگی وہ یہہ ثابت کرین گے کہ علوم فنون یورپ کی تعلیم مذہب کو ہرگز مضر نہین اور جن بہول بہلیون مین سید صاحب نے سوال کے شق اول کو ڈالا ہے ان سے بالضرور انکا یہی منشا ہے کہ شق ثانی مابہ بحث قرار پاوے ورنہ کوئی شخص جو انصاف اور کانشنس سے کام لے یہہ نہین کہیگا کہ محض علوم عقلیہ عام اس سے کہ وہ اینشنٹ گریک (قدیم یونانی) ہون یا موڈرن یورپین (موجودہ یورپ) انسان کے دماغ کو مذہب سے مختل کر دیتے ہین۔ دیکھو ہمارے بیان کے مغربی فلسفہ نے بہی (جو آزادی پیدا کرنے مین انگریزی فلسفہ سے بدرجہا کم ہے) بدون مذہبی تسلیم کے کیا کیا ہے کہ لوگون کو مذہب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بے پروا اور عقائد سے برگشتہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ محسن الملک بہادر انجمن اسلامیہ اٹاوہ کے ایڈریس کے جواب میں کہہ گئے اُن کی اسپیچ کے کالم کے کالم اس بیان سے بھرے ہوئے تھے صرف اس بیان سے "اب در حقیقت نظر ڈالو کہ اگر ہم اپنے علوم قدیم کو چھوڑ کر صرف علوم و فنون جدید سیکھیں اور اسی کو اپنی ترقی کا باعث سمجھیں تو اسکی صورت یہ ہے کہ اگر مسلمان تمام دنیا کے علوم پڑھ جائیں اور ساری دنیا کی زبانیں سیکھ لیں بی۔ اے۔ ایم۔ اے کیسے بیکن اور نیوٹن ہو جائیں مگر اپنے علوم اپنے مذہب اپنے ادب اپنی تاریخ اپنے اخلاق اپنے دین سے ناواقف ہیں تو اُن کے علم سے جہل اُنکی حکمت سے نادانی اُنکی تہذیب سے وحشت سو درجہ لاکھ درجہ بہتر ہے میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ایسے عالم ایسے حکیم ایسے زبان دان قوم کے لئے ایک مصیبت ہونگے نہ کہ رحمت" کیا محسن الملک بہادر کی یہ رائے ایسی ہے کہ سرسری نظر سے دیکھی جائے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

اب ہم اُن بزرگوں پر سرسری نظر ڈالنا چاہتے ہیں جو اس کمیٹی کے ممبر مقرر کیئے گئے ہیں جو اس مضمون بالا کے صحت و سقم کی جانچ کرینگے وہ یہ سات بزرگ ہیں۔ وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب۔ مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد۔ مولانا مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ آنریبل سر سید احمد خان صاحب بہادر ایک ایسے ریویو (مضمون) کے جانچنے کے واسطے جنمیں اعلیٰ علوم و فنون یورپ اور علوم دینیہ کی بحث کیگئی ہو اور ان کے باہمی مقابلہ کے بعد ترجیح و تعدیل کیگئی ایک ایسی ہی کمیٹی کی ضرورت ہے جسکے ممبر دونو علوم سے ماہر ہوں۔ اس کمیٹی کے جن دو چار ممبروں (بڑے لمبے چوڑے خطابوں سے قطع نظر کیجیے) کی نسبت عالم ہونیکا دعویٰ کیا جا سکتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیگڈھ میں قیامت

وہ صرف عربی کے عالم ہیں اگرچہ جب یہ انکوائری (تفتیش) کیجائیگی کہ انہوں نے
علم حدیث کی سند کس سے لی علم تفسیر کس سے پڑھا فقہ کی تکمیل کس سے کی علم کلام
کس استاد سے پڑھا تو شاید نتیجہ کچھ برخلاف نکلیگا لیکن ہم اس بحث سے قطع نظر کرکے
اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ عالم ہیں عربی کے ہیں لیکن کیا وہ سب یا بعض یا چند بھی
سائنس اور آرٹ سے بھی ماہر ہیں؟ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ نہیں کیوں؟
اس وجہ سے کہ نہ انہوں نے کسی کالج میں کبھی یونیورسٹی کے بی۔ اے یا ایم۔ اے
کورس کو اسٹڈی (مطالعہ) کیا نہ دس پانچ برس کسی استاد سے ان علوم وفنون
کو مستقل طور سے پڑھا پھر ماہر ہونا کیونکر ممکن ہے اگر بعض صاحبوں کے جدت طبع اور شوق
زمانہ سے بڑی عمر میں انگریزی لٹریچر کسیقدر آگاہی حاصل کر لی تو اس سے وہ یورپین سائنس
یا آرٹ کے عالم نہیں ہوسکتے۔ شاید شمس العلماء خانبہادر ذکاء اللہ صاحب
کی نسبت لوگ غلطی کریں لیکن صرف وہی جو اصل حال سے ناواقف ہیں ہم ان کی
نسبت صرف اسقدر گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ مسائل میتھمیٹکس (ریاضی)
اسکا ترجمہ کرنا اور چیز ہے۔ اور یورپین سائنس اور آرٹ کا اسکالر (عالم) ہونا شے
دیگر ہے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جب یہ کمیٹی ایک مذہبی امر کے فیصلہ کی نسبت جمع ہوگی تو کیا وجہ
کہ اپنے علماء کے گروہ میں سے کوئی عالم اسکا ممبر مقرر نہیں کیا گیا؟ کیا سید صاحب
یہ چاہتے ہیں کہ جیسے ٹیچنگ کمیٹی سے کالج کے امور کا تصفیہ کراتے ہیں ویسی ہی
کمیٹیوں سے ایسے اہم مذہبی امور [illegible] کا خاتمہ کرالیں۔ حاشا ایسی کمیٹی کا فیصلہ
اُن لوگوں کے حق میں نافذ نہیں ہوسکتا جنکو خود سوچنے اور سمجھنے کی قابلیت
ہی ہے۔ وہ لوگ کہ جو لاٹھی کے سہارے چلتے ہیں وہ شاید کسی شمس العلماء مولانا
کے فیصلہ پر ایمان لے آویں ورنہ عام طور پر ایسا فیصلہ حجت ہرگز نہیں ہوسکتا

این شریعت عاشقی ست خسروا ۔ بے خون جگر جمشید نتوان ۔ راقم ۔ ایک شہرانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس مضمون مین ہمارے شروانی دوست نے یہہ ثابت کر دیا ہے کہ جو پارٹی اس امر عظیم و خطب جسیم کی منتظم بنائی گئی ہے وہ اس اہتمام کی اہل نہین ہے نہ وہ مغربی علوم مین ایسی ماہر ہین کہ ان سے اصول اسلام کے مخالف مضامین کا انتخاب کر سکین اور نہ مشرقی علوم سے ایسے واقف و باخبر ہین کہ ان سے اصول مخالف اسلام کا جواب نکال سکین پہر وہ اصول اسلام کی حمایت اور مغربی حملون سے اسکی صیانت کیا کرینگے؟

ہم اس مضمون پر صاد کرتے ہین اور اسکی توضیح او تائید مین یہہ کہنا بہی مناسب سمجہتے ہین کہ اس کمیٹی یا پارٹی حامی اصول اسلام مین ایک شخص بہی ایسا نہین ہے جو اصول اسلام سے پوری واقفیت رکہتا ہو یا علوم عربیہ دینیہ مین اسکو کافی مداخلت ہو۔

اس پارٹی کے سرتاج اور افسر اور علوم دینیہ مین ان سب سے بڑہا ہوا معمر اور باخبر آنریبل سر سید ہین انہون نے اصول اسلام کی حمایت اور اصول مخالفہ کی مدافعت مین جو کچہہ اس وقت تک کیا ہے وہ ناظرین تہذیب الاخلاق اور تفسیر احمدی اور انکے متعلق پرچہ ہاے اشاعۃ السنہ پر مخفی نہین ہے۔

آپ نے اس حمایت و مدافعت مین جو کیا ہوا ہے اسکا ماحصل اصول اسلام سے انکار یا تاویل ہے یہہ آپ نے نہین ہونیکا کہ مسائل علوم مغربی آپ نے اصول اسلام کے تابع کیا ہو۔ اسی پر باقی حضرات کے معلومات و حمایت و مدافعت کا قیاس ہو سکتا ہے اور مصرعہ

سے قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔ اس قیاس کی صحیح سند ہے۔

ان مین بعض حضرات جو بعض مسائل مین سر سید سے مخالفت کرکے اپنے آپکا اونکے اتباع و ذریات سے خارج اور اپنے معلومات کا اونکے معلومات سے فائق ہونا جتاتے رہتے ہین اور وہ اپنی مادری زبان (اردو) مین مشہور ہونے کے سبب

انہمگہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیعلمون مین اہل علم کہلاتے ہین۔ وہ واقع مین دینی معلومات کی نظر سے سرسید پر کچھ
فوقیت نہین رکھتے بلکہ انکے معلومات سرسید کے معلومات سے بدرجہا کمتر ہین۔
انکی اردو دانی نے انکو محض بیعلمون اور علوم دینیہ سے ناواقفون کی نظرون مین عالم
بنا رکھا ہے اہل علم تو انکو علوم و مسائل اسلام سے ناواقف جانتے ہین اور سرسید
کے مثل بھی نہین سمجھتے۔

وہ حضرت بمقام لاہور تشریف لائے تو ایک انگریزی خوان نوجوان نے
جو سرسید کا بڑا معتقد ہے جواز سود کا مسئلہ آپ سے پوچھا آپنے جواب مین فرمایا کہ بھائی
بحث کو تو بڑی گنجائش ہے مگر مین تو سود لیتا ہون۔*

ایک شخص کی یہ روایت ہے کہ کسی موقع پر آپنے فرمایا کہ مسئلہ سود مین صاحب
شریعت نے کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا۔ اسی وجہ سے بعض صحابہ نے کہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے اور مسئلہ سود کی تفصیل نہ بتا گئے
آپنے آنحضرت صلعم کا قول سود کے بارہ مین یا بعض صحابہ کا یہ قول کسی اہل علم کی مجلس مین
سنا یا اتفاقاً کسی کتاب مین دیکھ لیا ہوگا آپکو اس امر کا علم نہین ہے کہ مسئلہ سود مین
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین اجمال یا اختصار پایا گیا ہے اور اسپر بعض
صحابہ نے افسوس یا اشکال ظاہر کیا ہے وہ بیع کے سود سے متعلق ہے جسکو ربا الفضل
یعنی بڑھوتی کا سود کہا جاتا ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ چاندی کا چاندی
سے یا سونے کا [illegible] سے یا نمک کا نمک سے یا کھجور کا کھجور سے یا جو کا جو سے یا
گیہون کا گیہون سے مبادلہ کرین تو نہین کہ زیادتی کر لین یعنی ایک تولہ

---

* بنک مین آپکا روپیہ جمع ہے جسکا سود آپ لیتے ہین کسی اگر کو آپ روپیہ دیتے
ہین تو اسکا سود بھی نہین چھوڑتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاندی کے بدلے دو تولہ چاندی لیں یا ایک سیر گیہوں کے بدلے دو سیر گیہوں لیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع کے سود یعنی ربا کی ممانعت کا حکم دیا تو صرف ان چھ چیزوں کا ذکر فرمایا۔ ان سے علاوہ اشیاء (آٹا - چونا گھی تیل ترکاری وغیرہ) کے ہم جنس کے ساتھ تبادلہ کرنے میں کمی بیشی کا کچھ حکم نہیں فرمایا ان چیزوں کے حکم کی ترک تفصیل کے سبب ان چیزوں کے تبادلہ کی کمی بیشی میں علماء کا اختلاف ہو گیا ہے اور انہیں چیزوں کے بیع میں کمی بیشی کا حکم معلوم نہیں ہونے پر بعض صحابہ نے افسوس یا اشکال ظاہر کیا ہے اس سے وہ سود ہرگز مراد نہیں ہے جو قرض کے عوض لیا یا دیا جاتا ہے۔ اس سود قرض کی حرمت میں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں کچھ اجمال ہے نہ صحابہ وغیرہ مجتہدین میں کچھ اختلاف ہے۔

ایک اور شخص نے آپ سے مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کا حکم پوچھا اس کے جواب میں آپ نے کہا کہ مرد کے لئے سونا پہننا ایسا ہے جیسا کسی شخص کا پختہ عمارت یا محل بنانا جو انگوٹھی پہننے والے پر اعتراض کرے وہ پہلے اپنا پختہ گھر ڈھا دے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک قبہ بنانے پر سلام کا جواب نہ دیا وہ قبہ گروا کر آیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس فتوے دینے کے وقت آپ کو یہ علم نہ تھا اور غالباً اب بھی نہ ہوگا۔ کہ پختہ گھر بنانا مطلقاً حرام وممنوع نہیں ہے ضرورت کے وقت اور نیک نیتی سے پختہ مکانات بنوانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے ثابت ہے اور سونے کی انگوٹھی کسی حالت میں اور کسی نیت سے بھی درست نہیں ہے اسی قسم کے آپ کے اور بہت سے فتوے ہیں جن سے آپ کے معلومات کا ناظرین کو اندازہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو سکتا ہے اب آپ کی عملی حالت بیان کیجاتی ہے جس سے ناظرین کو یہہ اندازہ ہو سکیگا کہ آپ کے دل میں شریعت کی کیسی عظمت ہے اور ہمارے حلیہ اسلام کی حمایت آپ کسقدر ہوگی۔

آپ صوم و صلوۃ کے پابند نہیں ہیں۔ لاہور میں آپ تشریف لائے اور لوگوں کو لکچر (وعظ) سنائے تو ایک دن آپ تین چار نمازیں نوش جان فرما گئے ایک مجلس سامعین و احباب میں آپ اپنے لکچر کی تاثیر و تبلیغ کا حال پوچھنے لگے تو ایک شخص نے جو ظہر سے عشا تک آپ کا رفیق رہا تھا بیان کیا کہ لوگ آپ کے لکچر کی تعریف کرتے ہیں مگر ساتھ اس کے یہہ بھی کہتے ہیں کہ مولانا صاحب نماز نہیں پڑھتے جسکے جواب میں آپنے ایک نیچری دوست کی طرف (جو اس پارٹی حامی اصول اسلام کا ممبر ہے) اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کمبخت نیچری نے میرے کپڑے ناپاک کر کے مجھے نماز سے روک دیا ہے۔

اسی قسم سے آپکے اور معلومات و حالات ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ آپ سر سید کے ذریات سے ہیں۔ علماً و عملاً ان پر کوئی فوقیت نہیں رکھتے۔

مدعیان فوقیت کے علم و عمل کا جب یہہ حال ہے تو اس ہی سے سر سید کے ذریات کا (جو اقرار بالسان و تصدیق بالجنان و عمل بالارکان سر سید کی پیروی پر ایمان ظاہر کر رہے ہیں) آسانی اور یقین کے ساتھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے علم و عمل کے ذریعہ سے اصول اسلام کی کسقدر حمایت کر سکتے ہیں اور ان کو مغربی حملوں سے کیونکر بچا سکتے ہیں۔

ہماری ناقص رائے میں سر سید نے تجویز تو خوب سوچی ہے مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی تعمیل و تکمیل کے لیے مناسب ہے کہ وہ موجودہ کمیٹی کو توڑ کر اس کے ممبروں کا انتخاب پھر کریں اور ان ممبروں کے دو پارٹ (یا حصے) بنا دیں ایک پارٹ ماہرین انگریزی دان کا ہو جو کتب علوم مغربی سے اصول مخالف اسلام کا استخراج کرے۔ دوسرا پارٹ علمائے معقول و منقول ماہرین فروع و اصول اسلام کا جو اصول مخالف اسلام کا عقلی جواب دے سکیں۔ ان اصول کو اصول اسلام کے مطابق و موافق کریں یا (نہ ہو سکے تو) انکو بدلائل عقلیہ رد کر دیں۔

ان انتخاب کے وقت اور آیندہ کے لیے ہمیشہ وہ اس شعر کو پیش نظر رکھ لیا کریں۔

اذا کان الغراب دلیل قوم سیہدیہم طریق الہالکینا

اخیر میں ہم اپنے نوجوان بھائی کے حق میں جناب باری میں یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی ہمت اور عزم میں برکت دے اور ان سے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

شوہر اور والدہ
کے حقوق میں موازنہ

ایک معتقد نے اپنی دختر نیک اختر کا

© rasailojaraid.com